Namaz-e-Eid

Mulana Muhammad Ilyas Attar Qadri (Damat Barkatuhumul Aaliya)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

شیطان لاکھ روکے یہ رسالہ (۱۶ صَفحات) مکمّل پڑھ لیجئے ،
اِن شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کے فوائدِ خود ہی دیکھ لیں گے۔

نمازِ عید کا طریقہ (حنفی)

دُرُود شریف کی فضیلت

دو۲ عالم کے مالِک و مختار، مکّی مَدَنی سرکار، محبوبِ پروردگار عزَّوَجَلَّ و صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم نے اِرشاد فرمایا، جو مجھ پر شبِ جُمعہ اور روزِ جُمعہ سو۱۰۰ بار دُرُود شریف پڑھے اللہ تعالیٰ اُس کی سو۱۰۰ حاجتیں پوری فرمائے گا ستّر۷۰ آخِرت کی اور تیس۳۰ دنیا کی۔ (تفسیر در منثور ج ۶ ص ۶۵٤ دار الفکر بیروت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فرمانِ مصطفےٰ : (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

دِل زِندہ رہے گا

تاجدارِ مدینہ قرارِ قلب وسینہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا فرمانِ عالیشان ہے، جس نے عیدین کی رات (یعنی شب عیدُ الْفِطْر اور شب عیدُ الاضحیٰ طلبِ ثواب کیلئے) قِیام کیا (یعنی عبادت میں گزارا) اُس دن اُس کا **دِل** نہیں مَرے گا، جس دن لوگوں کے **دِل** مَر جائیں گے۔ (ابنِ ماجہ حدیث ۱۷۸۲ ج۲ ص ۳۶۵)

جَنّت واجِب ھو جاتی ھے

ایک اور مقام پر حضرتِ سیّدُنا مُعاذ بن جَبَل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے، فرماتے ہیں، جو **پانچ** راتوں میں شب بیداری کرے (یعنی جاگ کر عبادت میں گزارے) اُس کے لئے جَنّت **واجب** ہو جاتی ہے۔ ذِی الْحِجّہ شریف کی آٹھویں، نویں اور دسویں رات (اس طرح تین راتیں تو یہ ہوئیں) اور چوتھی عیدُ الفِطْر کی رات، پانچویں شَعْبانُ الْمُعَظَّم کی پندرہویں رات (یعنی شب بَراءَت)۔

(اَلتَّرغیب وَالتَّرہیب ج۲ ص۹۸ دار الکتب العلمیہ بیروت)

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس نے مجھ پر ایک دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

نمازِ عید کیلئے جانے سے قَبل کی سنّت

حضرت سیّدُنا بُریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حُضورِ انور، شافعِ مَحشر، مدینے کے تاجور، بِاِذنِ ربِّ اکبر غیبوں سے باخبر، محبوبِ داوَر عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم عِیدُ الفِطر کے دِن کچھ کھا کر نماز کیلئے تشریف لے جاتے تھے اور عیدِ اَضحٰی کے روز نہیں کھاتے تھے جب تک نماز سے فارِغ نہ ہو جاتے۔ (ترمذی رقم الحدیث ۵۴۲ ج ۲ ص ۷۰ طبعة دار الفکر بیروت) اور "بخاری کی رِوایت حضرتِ سیّدُنا اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، کہ عِیدُ الْفِطر کے دِن تشریف نہ لے جاتے جب تک چند کھجوریں نہ تناوُل فرما لیتے اور وہ طاق ہوتیں۔ (صحیح بُخاری ج ۲ ص ٤)

نمازِ عید کیلئے آنے جانے کی سنّت

حضرت سیّدُنا ابُو ہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایت ہے، تاجدارِ مدینہ،

فرمانِ مصطفٰے (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم) جس نے مجھ پر سو مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالٰی اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

سُرورِ قلب وسینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم عِید کو (نمازِ عید کیلئے) ایک راستہ سے تشریف لے جاتے اور دُوسرے راستے سے واپَس تشریف لاتے۔

(ترمذی رقم الحدیث ٥٤١ ج٢ ص ٦٩ دارالفکر بیروت)

نمازِ عید کا طریقہ (حنفی)

پہلے اِس طرح نیّت کیجئے: "میں نیّت کرتا ہوں دو رَکعت نماز عیدُالفِطْر (یا عیدُالاَضحٰی) کی، ساتھ چھ زائد تکبیروں کے، واسطے اللہ عزوجل کے، پیچھے اِس امام کے" پھر کانوں تک ہاتھ اُٹھایئے اور اَللّٰہُ اکبر کہہ کر حسبِ معمول ناف کے نیچے باندھ لیجئے اور ثناء پڑھئے۔ پھر کانوں تک ہاتھ اُٹھایئے اور اللّٰہُ اکبر کہتے ہوئے لٹکا دیجئے۔ پھر ہاتھ کانوں تک اٹھایئے اور اللّٰہُ اکبر کہہ کر لٹکا دیجئے۔ پھر کانوں تک ہاتھ اٹھایئے اور اَللّٰہُ اکبر کہہ کر باندھ لیجئے یعنی پہلی تکبیر کے بعد ہاتھ باندھیے اس کے بعد دُوسری اور تیسری تکبیر میں لٹکایئے اور چوتھی میں ہاتھ

فرمانِ مصطفےٰ :(صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔

باندھ لیجئے۔ اس کو یوں یاد رکھئے کہ جہاں قیام میں تکبیر کے بعد کچھ پڑھنا ہے وہاں ہاتھ باندھنے ہیں اور جہاں نہیں پڑھنا وہاں ہاتھ لٹکانے ہیں (ماخوذ از دُرِّمختار ، ردالمحتار ج ۳ ص ٦٦) پھر امام تَعَوُّذ اور تَسْمِیَہ آہستہ پڑھ کر الحمد شریف اور سُورَۃ جہر (یعنی بُلند آواز) کیساتھ پڑھے، پھر رُکوع کرے۔ دوسری رَکعت میں پہلے الحمد شریف اور سُورَۃ جہر کے ساتھ پڑھے، پھر تین بار کان تک ہاتھ اٹھا کر اَللّٰہُ اکبر کہیے اور ہاتھ نہ باندھیے اور چوتھی بار بغیر ہاتھ اُٹھائے اَللّٰہُ اکبر کہتے ہوئے رُکوع میں جایئے اور قاعِدے کے مطابق نماز مکمَّل کر لیجئے۔ ہر دو تکبیروں کے درمیان تین بار ”سُبْحٰنَ اللّٰہ“ کہنے کی مِقدار چپ کھڑا رہنا ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۱۵۰)

نمازِ عید کس پر واجِب ہے؟

عیدَین یعنی (عیدُالفِطر اور بقرٰ عید) کی نماز واجِب ہے (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۱٤۹) مگر سب پر نہیں صِرْف اُن پر جن پر جُمُعہ واجِب ہے (الھدایۃ معہ فتح

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

القدیر ج ۲ ص ۳۹) **عیدَین** میں نہ اذان ہے نہ اِقامت۔

(بہارِ شریعت حصّہ ٤ ص ١٠٦ مدینۃُ المرشِد بریلی شریف)

عید کا خُطبہ سنّت ھے

عیدَین کی ادا کی وُہی شَرطیں ہیں جو جُمُعہ کی، صِرْف اتنا فرق ہے کہ جُمُعہ میں خُطْبہ شرط ہے اور **عیدَین** میں سنّت۔ جُمُعہ کا خُطبہ قبل از نماز ہے اور **عیدَین** کا بعد از نماز۔ (خُلاصۃ الفتاوٰی ج ١ ص ٢١٣)

نمازِ عید کا وقت

ان دُونوں نمازوں کا وَقْت سُورج کے بَقَدَر ایک نَیزہ بُلند ہونے (یعنی طُلُوعِ آفتاب کے 20 یا 25 مِنَٹ کے بعد) سے **ضَحْوَۂ کُبریٰ یعنی نِصْفُ النَّھارِ شَرْعی تک** ہے (تبیین الحقائق ج ١ ص ٢٢٥ ملتان) **مگر عیدُالفِطْر** میں دیر کرنا اور **عیدُالاَضْحٰی جلد** پڑھنا مُستَحَب ہے۔ (خُلاصۃ الفتاوٰی ج ١ ص ٢١٤)

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) مجھ پر دُرُود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

عید کی اَدھوری جماعت ملی تو.......؟

پہلی رَکعت میں امام کے تکبیریں کہنے کے بعد مُقتَدی شامِل ہوا تو اُسی وَقت (تکبیرِ تحریمہ کے عِلاوہ مزید) تین۳ تکبیریں کہہ لے اگرچہ امام نے قِراءَت شُروع کردی ہو اور تین۳ ہی کہے اگرچہ امام نے تین۳ سے زیادہ کہی ہوں اور اگر اس نے تکبیریں نہ کہیں کہ امام رُکوع میں چلا گیا تو کھڑے کھڑے نہ کہے بلکہ امام کے ساتھ رُکوع میں جائے اور رُکوع میں تکبیریں کہہ لے اور اگر امام کو رُکوع میں پایا اور غالِب گُمان ہے کہ تکبیریں کہہ کر امام کو رُکوع میں پالیگا تو کھڑے کھڑے تکبیریں کہے پھر رُکوع میں جائے ورنہ اللّٰہُ اکبر کہہ کر رُکوع میں جائے اور رُکوع میں تکبیریں کہے پھر اگر اس نے رُکوع میں تکبیریں پوری نہ کی تھیں کہ امام نے سر اُٹھالیا تو باقی ساقِط ہوگئیں (یعنی بَقِیَّہ تکبیریں اب نہ کہے) اور اگر امام کے رُکوع سے اُٹھنے کے بعد شامِل ہوا تو اب تکبیریں نہ کہے بلکہ (امام کے سلام پھیرنے کے بعد) جب اپنی (بَقِیَّہ) پڑھے اُس وَقت کہے۔ اور رُکوع میں جہاں تکبیر کہنا بتایا گیا اُس میں ہاتھ نہ اُٹھائے اور اگر دوسری رَکعت میں شامِل ہوا تو

پہلی رَکْعَت کی تکبیریں اب نہ کہے بلکہ جب اپنی فَوت شُدہ پڑھنے کھڑا ہو اُس وَقْت کہے۔ دوسری رَکْعَت کی تکبیریں اگر امام کے ساتھ پا جائے فَبِھا (یعنی تو بہتر)۔ ورنہ اس میں بھی وُہی تفصیل ہے جو پہلی رَکْعَت کے بارے میں مذکور ہوئی۔ (ماخوذ از دُرِّمختار وردالمحتار ج ۳ ص ۵۵،۵۶،۵۷)

عِید کی جَماعت نہ مِلی تو کیا کرے؟

امام نے نَماز پڑھ لی اور کوئی شَخْص باقی رَہ گیا خواہ وہ شامِل ہی نہ ہُوا تھا یا شامِل تو ہوا مگر اُس کی نَماز فاسِد ہوگئی تو اگر دُوسری جگہ مِل جائے پڑھ لے ورنہ (بِغیر جماعت کے) نہیں پڑھ سکتا۔ ہاں بہتر یہ ہے کہ یہ شَخْص چار رَکْعت چاشْت کی نَماز پڑھے۔ (دُرِّمختار ج ۳ ص ۵۸،۵۹)

عید کے خُطبے کے اَحْکام

نَماز کے بعد امام دُو خطبے پڑھے اور خُطْبۂ جُمُعَہ میں جو چیزیں سُنّت ہیں اس میں بھی سُنّت ہیں اور جو وہاں مکروہ یہاں بھی مکروہ۔ صِرْف دو

فرمانِ مصطفٰے (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرُود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

باتوں میں فَرْق ہے ایک یہ کہ جُمُعَہ کے پہلے خُطْبہ سے پیشتر خَطیب کا بیٹھنا سنّت تھا اور اس میں نہ بیٹھنا سنّت ہے۔ دوسرے یہ کہ اس میں پہلے خُطبہ سے پیشتر 9 بار اور دوسرے کے پہلے 7 بار اور مِنْبر سے اُترنے کے پہلے 14 بار اللّٰہُ اکبر کہنا سنّت ہے اور جُمعہ میں نہیں۔

(دُرِّ مختار ج ۳ ص ۵۷، ۵۸، بہارِ شریعت حصّہ ٤ ص ١٠٩ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

اِس مُبارَک مِصْرَع، "دیدِ عیدی میں غم مدینے کا" کے بیس حُروف کی نِسبت سے عید کی 20 سُنّتیں اور آداب

عید کے دِن یہ اُمُور سُنَّت (مُستَحب) ہیں:

(١) حَجامت بنوانا (مگر زُلفیں بنوائیے نہ کہ اِنگریزی بال) (٢) ناخُن تَرشوانا (٣) غُسل کرنا (٤) مِسواک کرنا (یہ اُس کے عِلاوہ ہے جو وُضو میں کی جاتی ہے) (٥) اچّھے کپڑے پہننا، نئے ہوں تو نئے ورنہ دُھلے ہوئے (٦) خُوشبو لگانا (٧) انگوٹھی پہننا (جب کبھی انگوٹھی پہنئے تو اِس بات کا خاص خیال رکھئے کہ صِرف ساڑھے

چار ماشہ سے کم وَزْن چاندی کی ایک ہی انگوٹھی پہنئے۔ ایک سے زیادہ نہ پہنئے اور اُس ایک انگوٹھی میں بھی نگینہ ایک ہی ہو، ایک سے زیادہ نگینے نہ ہوں، بغیر نگینے کی بھی مت پہنئے۔ نگینے کے وَزْن کی کوئی قید نہیں۔ چاندی کا چھلّہ یا چاندی کے بیان کردہ وَزْن وغیرہ کے علاوہ کسی بھی دھات کی انگوٹھی یا چھلّہ مرد نہیں پہن سکتا۔) (٨) نمازِ فجر مسجدِ محلّہ میں پڑھنا (٩) عیدُ الفِطْر کی نَماز کو جانے سے پہلے چند کھجوریں کھالینا، تین ۳، پانچ ۵، سات ۷ کم و بیش مگر طاق ہوں۔ کھجوریں نہ ہوں تو کوئی میٹھی چیز کھا لیجئے۔ اگر نَماز سے پہلے کچھ بھی نہ کھایا تو گناہ نہ ہوا مگر عشاء تک نہ کھایا تو عِتاب (ملامت) کیا جائے گا (١٠) نَمازِ عید، عِید گاہ میں ادا کرنا (١١) عِید گاہ پیدل چلنا (١٢) سُواری پر بھی جانے میں حَرَج نہیں مگر جس کو پیدل جانے پر قُدرت ہو اُس کیلئے پیدل جانا اَفضل ہے اور واپَسی پر سُواری پر آنے میں حَرَج نہیں (١٣) نمازِ عید کیلئے ایک راستے سے جانا اور دوسرے راستے سے واپَس آنا (١٤) عِید کی نَماز سے پہلے صَدَقۂ فِطْر ادا کرنا (اَفضل تو یہی ہے مگر عید کی نَماز سے قَبل نہ دے سکے تو بعد میں دیدیجئے) (١٥) خُوشی ظاہر کرنا (١٦) کثرت سے صَدَقہ دینا (١٧) عید گاہ کو اِطمینان و وَقار اور نیچی

نِگاہ کئے جانا (۱۸) آپس میں مُبارک باد دینا (۱۹) بعدِ نمازِ عید مُصَافَحہ (یعنی ہاتھ مِلانا) اور مُعانَقہ (یعنی گلے ملنا) جیسا کہ عُموماً مسلمانوں میں رائج ہے بہتر ہے کہ اِس میں اِظہارِ مَسرَّت ہے۔ (الحدیقۃُ الندیہ ج۲ ص ۱۵۰، مسوّیٰ ج۲ ص ۲۲۱) مگر اَمْرَدِ خوبصورت سے گلے ملنا مَحَلِّ فِتنہ ہے (۲۰) عِیدُ الْفِطْر (یعنی میٹھی عید) کی نماز کیلئے جاتے ہوئے راستے میں آہستہ سے تکبیر کہیں اور نمازِ عیدِ اَضحٰی کیلئے جاتے ہوئے راستے میں بُلند آواز سے تکبیر کہیں۔ تکبیر یہ ہے:۔

اَللّٰہُ اَکبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکبَرُ وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ ط

ترجَمہ: اللہ عَزَّوَجَلَّ سب سے بڑا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ سب سے بڑا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سب سے بڑا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کے لئے تمام خوبیاں ہیں۔

بقرعید کا ایک مُستَحَب

عیدِ اَضحٰی (یعنی بقرعید) تمام اَحکام میں عِیدُ الْفِطْر (یعنی میٹھی عید) کی طرح ہے۔ صِرْف بعض باتوں میں فَرق ہے، مَثَلاً اِس میں (یعنی بقرعید

میں) مُستَحَب یہ ہے کہ نماز سے پہلے کچھ نہ کھائے چاہے قُربانی کرے یا نہ کرے اور اگر کھالیا تو کراہت بھی نہیں۔

"اَللہُ اَکبَر" کے آٹھ حُروف کی نسبت سے تکبیرِ تشریق کے 8 مَدَنی پھول

(۱) نویں ذُوالحِجَّةُ الْحرام کی فَجر سے تیرھویں کی عَصر تک پانچوں وقت کی فرض نمازیں جو مسجِد کی جماعتِ اُولیٰ کے ساتھ ادا کی گئیں ان میں ایک بار بُلند آواز سے تکبیر کہنا واجِب ہے اور تین بار افضل (تبیین الحقائق ج۱ ص ۲۲۷) اسے **تکبیرِ تشریق** کہتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے' اَللہُ اَکبَرُ ط اَللہُ اَکبَرُ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللہُ وَ اللہُ اَکبَرُ ط اَللہُ اَکبَرُ ط وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ط (تنویر الابصار معہ ردالمحتار ج ۳ ص ۷۱)

(۲) **تکبیرِ تشریق سلام پھیرنے کے بعد فوراً کہنا واجِب ہے۔** یعنی جب تک کوئی ایسا فعل نہ کیا ہو کہ اُس پر نماز کی بِنا نہ کر سکے (فتاوی عالمگیری ج۱ ص ۱۵۲) مَثَلاً اگر مسجد سے باہر ہوگیا یا قَصْداً وُضو توڑ دیا یا چاہے بھول کر ہی کلام کیا تو تکبیر ساقِط ہوگئی اور بِلا قَصْد وُضو ٹوٹ گیا تو کہہ لے (دُرِّمختار، ردالمحتار ج ۳ ص ۷۳)

(۳) **تکبیرِ تشریق** اُس پر واجِب ہے جو شَہر میں **مُقیم** ہو یا جس نے اِس مقیم کی اِقتِدا کی۔ وہ اِقتِدا کرنے والا چاہے مسافِر ہو یا گاؤں کا رَہنے والا اور اگر اس کی اِقتِدا نہ کریں تو ان پر (یعنی مسافِر اور گاؤں کے رَہنے والے پر) واجِب نہیں (درمختار، ردالمحتار ج ۳ ص ۷٤) (٤) **مُقیم** نے اگر مسافِر کی اِقتِدا کی تو مُقیم پر واجِب ہے اگرچِہ اس مسافِر امام پر واجِب نہیں (درمختار، ردالمحتار ج ۳ ص ۷۳) (۵) **نَفْل** ، **سنّت** اور **وِتْر** کے بعد تکبیر واجِب نہیں (ایضاً) (٦) **جُمُعَہ** کے بعد واجِب ہے اور نَمازِ (بَقَر) عید کے بعد بھی کہہ لے (ایضاً) (۷) **مَسبُوق** (جس کی ایک یا زائد رَکعتیں فوت ہوئی ہوں) پر تکبیر واجِب ہے **مگر** جب خود سلام پھیرے اُس **وقت** کہے (تبیین الحقائق ج ۱ ص ۲۲۷) (۸) **مُنفَرِد** (یعنی تنہا نَماز پڑھنے والے) پر واجِب **نہیں** (غنیۃ المستملی ص ۵۲٦ مذھبی کتب خانہ) **مگر کہہ لے کہ صاحِبَین** رَحِمَھُمُ اللّٰہُ تعالیٰ کے نزدیک اس پر بھی واجِب ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ ٤ ص ۱۱۱ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

(عید کے فضائل وغیرہ کی تفصیلی معلومات کیلئے **فیضانِ سنّت** کے باب "فیضانِ رَمَضان" سے **فیضانِ عیدُ الفِطْر** کا مطالَعہ فرمایئے)۔

فرمانِ مصطفےٰ (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار دُرُودِ پاک پڑھا اُس کے دو سو سال کے گناہ مُعاف ہوں گے۔

اے ہمارے پیارے اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں عیدِ سعید کی خُوشیاں سُنّت کے مطابق منانے کی توفیق عطا فرما۔ اور ہمیں حج شریف اور دِیارِ مدینہ وتاجدارِ مدینہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی دید کی حقیقی عید بار بار نصیب فرما۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم

تری جبکہ دید ہو گی جبھی میری عید ہو گی

مِرے خواب میں تُو آنا مَدَنی مدینے والے

یہ رسالہ پڑھ کر دوسرے کو دیدیجئے

شادی غمی کی تقریبات، اجتماعات، اَعراس اور جُلوسِ میلاد وغیرہ میں مکتبۃُ المدینہ کے شائع کردہ رسائل تقسیم کر کے ثواب کمایئے، گاہکوں کو بہ نیّتِ ثواب تحفے میں دینے کیلئے اپنی دُکانوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول بنایئے، اخبار فروشوں یا بچّوں کے ذَرِیعے اپنے مَحَلّے کے گھر گھر میں وقفہ وقفہ سے بدل بدل کر سنّتوں بھرے رَسائل پہنچا کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچایئے۔

صَلُّوا عَلَی الحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھے۔

حِفظ بُھلا دینے کا عذاب

یقیناً حِفظِ قُرانِ کریم کارِ ثوابِ عظیم ہے، مگر یاد رہے حِفظ کرنا آسان، مگر عُمر بھر اِس کو یاد رکھنا دشوار ہے۔ حُفّاظ و حافِظات کو چاہیے کہ روزانہ کم از کم ایک پارہ لازِماً تلاوت کرلیا کریں۔ جو حُفّاظ رَمَضانُ الْمبارَک کی آمد سے تھوڑا عرصہ قبل فقط مُصَلّٰی سنانے کیلئے منزِل پکّی کرتے ہیں اور اِس کے علاوہ مَعَاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ سارا سال غفلت کے سبب کئی آیات بُھلائے رہتے ہیں، وہ بار بار پڑھیں اور خوفِ خُدا عزوجل سے لرزیں۔ نیز جس نے ایک آیت بھی بُھلائی ہے وہ دوبارہ یاد کرلے اور بُھلانے کا جو گناہ ہوا اُس سے سچّی توبہ کرے۔

مسئلہ ۱: جو قرانی آیات یاد کرنے کے بعد بُھلا دیگا بروزِ قیامت **اندھا** اُٹھایا جائیگا۔ (ماخذ: پ ۱۶ طٰہٰ ۱۲۵،۱۲۶)

فَرامینِ مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم

حدیث ۱: **میری** اُمّت کے ثواب میرے حُضور پیش کیے گئے یہاں تک کہ میں نے ان میں وہ تِنکا بھی پایا جسے آدمی مسجد سے نکالتا ہے اور میری اُمّت کے گناہ میرے حُضور پیش کیے گئے میں نے اِس سے **بڑا گناہ** نہ دیکھا کہ کسی آدمی کو قران کی ایک

سُورت یا ایک آیت یاد ہو پھر وہ اُسے بُھلا دے۔ (جامع ترمذی حدیث ٢٩١٦)

۳ **جو شخص** قران پڑھے پھر اسے بُھلا دے تو قِیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے **کوڑھی** ہو کر ملے۔ (ابو داوٗد حدیث ١٤٧٤)

۴ **قِیامت** کے دن میری اُمّت کو جس **گُناہ** کا پورا بدلہ دیا جائے گا وہ یہ ہے کہ اُن میں سے کسی کو قرآنِ پاک کی کوئی سُورت یاد تھی پھر اُس نے اِسے بُھلا دیا۔ (کنزُالعُمّال حدیث ٢٨٤٦)

۵ **اعلیٰحضرت** اِمامِ اَہلسنّت، امام اَحمد رَضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں، ''اِس سے زِیادہ نادان کون ہے جسے خدا عَزَّوَجَلَّ ایسی ہمّت بخشے اور وہ اسے اپنے ہاتھ سے کھودے اگر قدر اِس (حفظِ قرانِ پاک) کی جانتا اور جو ثواب اور دَرَجات اِس پر مَوعُود ہیں (یعنی جن کا وعدہ کیا گیا ہے) ان سے واقِف ہوتا تو اسے جان ودل سے زِیادہ عزیز رکھتا۔'' مزید فرماتے ہیں، ''جہاں تک ہو سکے اُس کے پڑھانے اور حِفظ کرانے اور خود یاد رکھنے میں کوشش کرے تا کہ وہ ثواب جو اس پر مَوعُود (یعنی وعدہ کیے گئے) ہیں حاصِل ہوں اور بروزِ قِیامت **اندھا کوڑھی** اُٹھنے سے نَجات پائے۔ (فتاوٰی رضویہ ج٢٣ ص ٦٤٥،٦٤٧)